تاریخ الرِّدَّة

از

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب، استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی)

(۳)

جب صحابہ نے لوٹنے پر اصرار کیا اور وہ خود بھی واپسی کے لئے تیار ہوگئے تو انھوں نے (عمر فاروقؓ کے بھائی) زیدؓ بن خطاب کو سالارِ اعلیٰ بنانا چاہا۔ زیدؓ نے کہا: رسول اللہؐ کی زندگی میں مجھے شہادت کی تمنا تھی جو پوری نہ ہوئی، اب (باغیوں سے جہاد کے) اس موقع پر چاہتا ہوں کہ شہادت حاصل کروں، سپہ سالار بن کر جنگ میں عملی حصہ نہ لے سکوں گا (لہذا مجھے معذور رکھئے) ابوبکر صدیقؓ نے ابوحُذیفہ بن عُتبہ بن ربیعہ کو بلایا اور کمانڈر ان چیف بنانا چاہا، انھوں نے بھی وہی عذر پیش کیا جو زیدؓ نے کیا تھا، ابوبکر صدیقؓ کی نظر سپہ سالاری کے لئے اب سالمؓ مولی ابو حذیفہؓ پر پڑی، لیکن وہ بھی تیار نہ ہوئے، بالآخر خالد بن ولیدؓ سپہ سالار منتخب کئے گئے، اس وقت تک کیمپ میں بہت سے مسلمان جمع ہو چکے تھے اور ابوبکر صدیقؓ ایک ہراول دستہ بھی روانہ کر چکے تھے، انھوں نے کہا: "لوگو! خدا کا نام لے کر اس کی برکت کے سایہ میں روانہ ہو جاؤ، جب تک میں نہ آملوں، خالد بن ولیدؓ تمھارے سالار ہیں، میں دوسری فوج کے ساتھ خیبر کا رُخ کروں گا اور تم سے آملوں گا"۔

بعض مورخ کہتے ہیں کہ لشکر سے اُن کا خطاب اِن الفاظ میں تھا:

"مسلمانو! روانہ ہو جاؤ، میں اگر پرسوں تک تم سے آملوں، تو اعلیٰ کمان میرے ہاتھ میں رہے گی ورنہ خالد بن ولید سپہ سالار ہوں گے، ان کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا" ابوبکر صدیقؓ نے یہ باتیں اس لئے کہیں تاکہ دور دور تک ان کا چرچا ہو اور اس خبر سے کہ فوجی کمان خود ان کے ہاتھ میں ہے، باغی یا باغی نگر عرب ڈر جائیں، پھر انھوں نے خالد بن ولیدؓ سے تنہائی میں گفتگو کی اور کہا "خالد خدا سے ڈرتے رہو، اس کی خوشنودی ملحوظ رکھو اور اس کی خاطر جہاد سب باتوں پر مقدم رکھو، میں تم کو بدری مہاجر اور انصار صحابہ کا سالار بناتا ہوں" خالد بن ولیدؓ (طلیحہ کی گوشمالی کو) روانہ ہو گئے اور ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ بدری مہاجرین و انصار کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے

باغیوں کی سرکوبی کو بھیجتے وقت ابوبکر صدیقؓ کی خالد بن ولیدؓ کو ہدایات

حنظلہ بن علی اسلمی: ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولید کو اہل ردّہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ اگر کوئی شخص ذیل کی پانچ باتوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ مانے یا ترک کر دے تو اس سے لڑو:

(۱) شہادت توحید.

(۲) محمدؐ کے رسولِ خدا ہونے کی شہادت.

(۳) اقامتِ نماز.

(۴) ادائگی زکاۃ.

(۵) رمضان کے روزے، ایک دوسرے راوی یزید بن اسلم نے حج کا اضافہ کر کے کہا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے چھ باتیں ضروری قرار دی تھیں.

نافع بن جبیر: ابوبکر صدیقؓ نے جب خالد بن ولیدؓ کو باغیوں کے خلاف مہم پر بھیجا تو ان کو ہدایات دیں اور یہ خط لکھ کر ان کے ساتھ کر دیا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ ہدایتیں ہیں جو خلیفہ رسول اللہ ابوبکر نے خالد بن ولید کو دیں جب انھیں مہاجر و انصار اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ان لوگوں سے لڑنے بھیجا جو رسول اللہؐ کی وفات پر اسلام سے پھر گئے تھے۔ خالد کو حکم و ہدایت ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے سارے معاملات میں ظاہری ہوں یا خفیہ، خدا سے ڈرتے رہیں، ان کو حکم ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لئے تن دہی سے کام لیں، اور پوری سنجیدگی سے اُن لوگوں کی سرکوبی کریں جو اسلام سے پھر گئے ہیں اور شیطانی آرزوئیں دل میں بسائے ہوئے ہیں، اُن کو حکم ہے کہ سرکوبی سے پہلے باغیوں کو سنبھلنے کا ایک موقع دیں یعنی ان کے سامنے دعوتِ اسلام پیش کریں، جو لوگ اس دعوت کو مان لیں، کالے ہوں یا گورے، ان کا اسلام قبول کرلیں، جن کو دعوتِ اسلام دیں ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں (اور اگر وہ نہ مانیں) تو تلوار سے کام لیں۔ ان کی لڑائی انھی لوگوں سے ہے جو ایمان باللہ کی بجائے کفر باللہ کے مرتکب ہیں، جو لوگ دعوتِ اسلام سن کر اس کو (زبان سے) قبول کرلیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں (اور جو دل سے مسلمان نہ ہو) اس کا حساب خدا کے ہاتھ ہے (؟) خالد کو حکم ہے کہ اپنے مشن کو تن دہی سے انجام دیں۔ جو باغی کلمہ شہادت قبول نہ کریں ان کے لئے خالد کو حکم ہے کہ مہاجر و انصار کے ساتھ اُن سے لڑیں، نہ جہاں ہوں اور جہاں کہیں بھی بھاگ کر جائیں، ان میں سے جو خالدؓ کے ہاتھ آجائیں۔ ان کو قتل کر دیں اور کسی سے سوائے اسلام اور شہادت لا الٰہ الا اللہ

وأنَّ محمداً عبدہ ورسولہ، کے اور کچھ قبول نہ کریں، ان کو حکم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ یمامہ کی طرف پیش قدمی کریں، اور پہلے بنو حنیفہ اور ان کے کذّاب مسیلمہ سے لڑیں، لیکن لڑنے سے پہلے اس کو اور ان کو اسلام کی دعوت دیں اور ان کو مسلمان بنانے کی مخلصانہ کوشش کریں اور اگر وہ کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام لے آئیں تو ان کا اسلام قبول کرلیں، مجھے اس کی اطلاع دیں اور یمامہ میں ٹھہرے رہیں حتیٰ کہ میری اگلی ہدایت پہنچے، اور اگر بنو حنیفہ دعوتِ اسلام قبول نہ کریں، کفر سے نہ پھریں اور اپنے کذاب (مسیلمہ) کے اتباع سے باز نہ آئیں تو ان سے وہ خود اور دوسرے مسلمان سخت لڑائی لڑیں، یہ یقینی بات ہے کہ خدا اسلام کی مدد کرے گا اور اس کو سب دینوں پر غالب بنائے گا، جیسا کہ اس نے قرآن میں کہا ہے، کافروں کو یہ بات خواہ کتنی ہی ناپسند ہو. اگر خدا کے کرم سے خالد کو بنو حنیفہ پر فتح حاصل ہو تو ان کو ہتیاروں اور آگ دونوں سے تباہ کریں، اور ان کے کسی ایسے شخص کو جسے مار سکیں، زندہ نہ رکھیں، مال غنیمت اور ان کی دولت خُمس نکال کر مسلمانوں میں بانٹ دیں اور خُمس میرے پاس بھیج دیں تاکہ میں قانونِ اسلام کے مطابق اس کو ٹھکانے لگادوں.

"خالد بن ولید کو ہدایت ہے کہ اپنے ساتھیوں میں اختلاف رائے نہ ہونے دیں جس سے ان میں کمزوری پیدا ہو اور نہ جلد بازی میں آکر کوئی قدم اٹھائیں ان کو ہدایت ہے کہ گھٹیا درجہ کے عربوں کو فوج میں بھرتی نہ کریں، جب تک کہ یہ تحقیق نہ ہوجائے کہ وہ کون ہیں، ان کا حسب نسب کیا ہے، عقاید کیا ہیں اور وہ کیوں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑنا چاہتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے تمھاری فوج میں ایسے عرب آکر پناہ نہ لیں، جو نہ تو مسلمان ہوں، نہ تمھارے دوست

وہمدرد، بلکہ جن کا مقصد جاسوسی کرنا ہو ویتحفظون من الناس بمکانھم معکم (۹) یہ اندیشہ مجھے بدو اور گنوار عربوں کی طرف سے ہے، لہذا تمھاری فوج میں اِس قسم کے لوگ بالکل داخل نہ ہوں"۔

"کوچ اور قیام ہر حال میں مسلمانوں کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آؤ، اور ان کی دیکھ بھال کرو، کوچ کے دوران میں فوج کا ایک حصّہ دوسرے سے دور نہ رکھو، نہ کوچ کرتے وقت کسی حصہ کو دوسرے سے پہلے روانہ کردو، اپنے سب ساتھیوں کو فہمایش کرو کہ اُن انصاری صحابہ کی جو تمھاری فوج میں ہیں دل جوئی کریں اور ان کے ساتھ نرم گفتاری سے کام لیں، کیوں کہ وہ غم گین اور کبیدہ خاطر ہیں[1] اسلام میں ان کا بڑا حق ہے، ان میں بڑی خوبیاں ہیں، انھوں نے اسلام کی شاندار خدمات انجام دی ہیں، ان کی رسول اللہؐ نے سفارش بھی کی ہے لہذا ان میں جو صالح ہوں ان کی بات مانو اور جو خطا کار ہوں ان کو درگذر کرو جیسا کہ رسول اللہؐ نے ہدایت کی ہے، والسلام"۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ صدیق نے مذکورہ بالا خط کے ساتھ یہ مراسلہ عوام کے نام بھیجا اور خالدؓ بن ولید کو حکم دیا کہ ہر مجمع میں اس کو پڑھ کر سنائیں :-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خلیفہ رسول اللہؐ ابوبکر کی طرف سے خاص وعام کے نام، خواہ وہ اسلام پر قائم ہوں، خواہ مرتد ہوگئے ہوں۔ سلامتی ہو ان پر جو راہ راست پر ثابت قدمی سے قائم رہے اور گمراہی کی طرف

---

[1] خلافت کے معاملہ میں انصار و مہاجر میں چند دن پہلے جو اختلاف ہوا اس کی طرف اشارہ ہے، انصار ناراض تھے کیوں کہ قریش نے ان کا یہ مطالبہ نہ مانا کہ ایک بار خلیفہ انصار سے ہو اور ایک بار قریش سے۔

مائل نہیں ہوتے، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا جو یکتا اور بے شریک ہے، کوئی عبادت کے لایق نہیں، گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں، جو سیدھی راہ دکھاتے ہیں اور گمراہ نہیں کرتے، جن کو خدا نے اپنے پاس سے سچی تعلیم دے کر بشیر ونذیر، داعی إلی الحق، اور سراج منیر بنا کر بھیجا ہے، تاکہ ان کو بدعملی کے انجام سے ڈرائیں اور کافروں کے خلاف حجت قائم ہو۔ جن لوگوں نے محمدؐ کی دعوت مانی خدا نے ان کو سیدھا راستہ دکھایا، اور جن لوگوں نے دعوت سے منہ موڑا، خدا نے ان کو سزا دی، حتیٰ کہ چار ونا چار ان کو مسلمان ہونا پڑا، اس کے بعد جب رسول اللہؐ اپنی مقرر شدہ عمر کو پہنچے تو خدا نے ان کو اٹھا لیا' انتقال کی خبر خدا آپ نیز سارے مسلمانوں کو اپنی نازل کی ہوئی کتاب میں پہلے ہی دے چکا تھا: (محمدؐ) تم کو مرنا ہے اور ان سب کو بھی مرنا ہے، (إنك ميت وإنهم ميّتون) (اے محمدؐ) تم سے پہلے ہم نے کسی بشر کو دائمی زندگی نہیں دی، اگر تم مروگے تو وہ ہمیشہ تھوڑا ہی زندہ رہیں گے (وما جعلنا لبشرٍ من قبلك الخلد، أفإن مِتّ فهم الخالدون؟) ہر شخص کو مرنا ہے، ہم شر اور خیر میں ڈال کر تم کو آزماتے ہیں، اور تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے (كلّ نفسٍ ذائقة الموت، ونبلوكم بالشرّ والخير فتنة وإلينا ترجعون)

خدا مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے: "محمدؐ (خدا نہیں) رسول ہیں' ان سے پہلے بہت سے رسول آچکے ہیں، اگر وہ (محمدؐ) مرجائیں یا قتل کر دئے جائیں تو کیا اسلام چھوڑ دوگے؟ اور جو اسلام چھوڑے گا وہ خدا کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اور خدا شاکرین نعمت کو عمدہ انعام عطا کرے گا

(وما محمد إلاّ رسول، قد خلت من قبله الرُّسُل، أفأن مات أو قُتِل انقلبتُم علی أعقابِکم؟ ومن ینقلِب علی عقبَیہ فلن یضُرَّ اللہ شیئاً وسیجزِی اللہ الشاکرین) پس اگر کوئی محمدؐ کی عبادت کرتا ہو (اس کو معلوم ہونا چاہیئے) کہ ان کا انتقال ہوچکا اور جو خدائے یکتا اور بے شریک کی عبادت کرتا ہو (اس کو معلوم ہونا چاہیئے) کہ خدا اس کو دیکھ رہا ہے، خدا جو زندہ ہے، قائم بالذات ہے، جاودان ہے، جس کو نہ نیند آتی ہے نہ غنودگی، جو اپنے سب کاموں کا خوب دھیان رکھتا ہے، جو نافرمانوں کو سزا دیتا ہے۔ لوگو! میں تاکید کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو، اور اُس خوش بختی اور انعام کے مستحق بنو جو خدا تم کو دینا چاہتا ہے اور اُس دستور زندگی پر عمل کرو جو تمھارا نبی تمھارے لئے لایا ہے، اور اُس راستہ پر چلو جو نبی نے دکھایا ہے اور اُس دین کو مضبوط پکڑ لو جو خدا نے دیا ہے۔ بلاشبہ خدا جس کی حفاظت نہ کرے، وہ بچ نہیں سکتا، خدا جس کی تصدیق نہ کرے سچا نہیں ہو سکتا، جس کو وہ خوش بخت نہ بنائے وہ بد نصیب ہے، جس کو رزق نہ دے وہ محروم ہے، جس کا دستگیر نہ ہو وہ خوار ہے، لہذا اپنے مالک خدا کی دی ہوئی ہدایت کو مانو اور اُس دستورِ زندگی کو جو تمھارا نبی لایا ہے، کیوں کہ در حقیقت وہی سیدھی راہ پر ہے جس کی خدا رہنمائی کرے اور جس کو خدا سیدھی راہ سے ہٹا دے اُس کو ہرگز کوئی سیدھی راہ نہیں دکھا سکتا۔

تم میں سے جو لوگ اسلام لاکر اور اس کے مطابق عمل کرکے اسلام سے منحرف ہوئے ان کی خبر مجھے ملی، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے دھوکہ میں ہیں اور اس کی سزا اور قوت کا ان کو صحیح اندازہ نہیں ہے اور

دوسری طرف شیطان نے ان کو اپنے دام میں پھانس لیا ہے، بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے، اس کو دشمن ہی سمجھو، وہ اپنے مریدوں کو غلط کاموں کا مشورہ دیتا ہے تاکہ وہ دوزخ میں جائیں، (إن الشیطان لکم عدوا فاتخذوہ عدوًا، وإنما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر)

"میں خالد بن ولید کو قریش کے مہاجرین اولین اور انصار کی ایک فوج کے ساتھ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں، ان کو حکم ہے کہ کسی سے اس وقت تک نہ تو لڑیں اور نہ قتل کریں جب تک اس کو "کلمۂ شہادت" کی دعوت نہ دیں، جو شخص اسلام کو پھر قبول کرلے اور اپنی غلطی پر توبہ کرے اور ارتکابِ گناہ سے باز آئے اور نیک عمل ہو جائے، اس کا اسلام قبول کرلیں، اور اس کو اسلام پر قائم رہنے میں مدد دیں، لیکن جو ان کی دعوت سن کر اور دوبارہ سنبھلنے کا موقع پاکر اسلام قبول کرنے سے انکار کریں، ان سے خود اور اپنے خدائی جاں نثاروں کے ساتھ نہایت سخت لڑائی لڑیں، اور ان کے ساتھ مطلق نرمی نہ برتیں، ان کو آگ میں جلادیں، اور عورتوں، بچوں کو قید کرلیں اور کسی سے کلمۂ شہادت اور اسلام کے علاوہ اور کوئی سمجھوتہ نہ کریں، میں نے خالد کو حکم دیا ہے کہ میرا خط ہر مجمع میں پڑھ کر سنائیں، جو شخص خط کی پیروی کرے گا اس کو فائدہ ہوگا اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا نقصان اٹھائے گا"

(باقی)